رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

طلبتیں کافور ہوجائینگی اگر دن دکھینا | عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا | میں بھی اک نورانی چہرے کے پرستاروں میں ہوں

الفضل

خدا تعالیٰ نے اسبات کے ثابت کرنیکے لئے کہ میں اسکی طرف سے ہوں اسقدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جاویں تو انکی بھی اُس سے نبوت ثابت ہوسکتی ہے ... لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ نہیں مانتے چشمۂ معرفت صفحہ ۳۱۷

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے (حقیقۃ الوحی)

مضامین بنام اڈیٹر اور باقی تمام خط و کتابت بنام مینیجر الفضل قادیان دارالامان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو

چندہ مقامی خریداران للعہ

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

جلد ۲ | مورخہ ۸- اکتوبر ۱۹۱۴ء مطابق ۱۶- ذیقعدہ ۱۳۳۲ء ہجری | نمبر ۴۹

Digitized by Khilafat Library

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح خیر و عافیت سے ہیں

(۲) خاندان رسالت خیریت سے ہے

(۳) حضرت خلیفہ اوّل کے بڑے صاحبزادے میاں عبدالحی صاحب کی طبیعت علیل ہے۔ احباب انکی صحت کیلئے دُعا فرمادیں ۞

(۴) ہائی سکول کے سٹاف میں ایک قابل گریجوایٹ . . . . اور منشی نور محمد صاحب منشی فاضل کی زیادتی ہوئی ہے امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ دو نو وجود سکول کے لئے مفید ثابت ہونگے ۞

مبلغین کی جماعت روز بروز ترقی کر رہی ہے۔ فاضل میر محمد اسحٰق صاحب کی زیر صدارت ہفتے میں دو دفعہ مبلغین کا جلسہ ہوتا ہے ۞

آمد مہمانان۔ میاں روڑا صاحب بوڑیوال۔ منشی اباوان صاحب

تازہ خبریں

متحدہ فوج حملہ کرتی ہے۔ (لنڈن ۴- اکتوبر) پیرس میں ایک اعلان ہوا ہے کہ دشمن کے تمام حملوں کو پسپا کرکے مغربی بازو پر ہم نے مختلف موقعوں پر پیشقدمی شروع کر دی ہے۔ دوسری جگہ ہماری پوزیشن ٹھیک ہو رہی ہے وسط میں کوئی تبدیلی نہیں۔ اور ارکونی پر دشمن شمال کی طرف دھکیل دیا گیا ہے۔ جنوبی وو درے میں اگرچہ آہستہ ترقی کر رہے ہیں مگر ہم برابر بڑھ رہے ہیں ۞

روسیوں کی پیشقدمی (لنڈن ۴- اکتوبر) روسی جرمنوں کی سخت شکست کے بعد پھر مشرقی پرشیا میں گھس گئے ہیں۔ پٹروگریڈ میں اعلان ہوا ہے کہ جرمن رسالہ کا لوڈز کی سڑک پر مقابلہ کیا گیا جس کے پیچھے کہ پیدل فوج تھی ۞

بوسینیا۔ ۴- اکتوبر۔ روما کی خبر ہے کہ چونکہ روس کے مقابلہ پر جرمن بھی اب پہنچ گئے ہیں اسلئے آسٹروی سپہ سالار نے اب ادھر ادھر بوسینیا میں فوجیں بھیجنی شروع کر دی ہیں ویانا میں جو بیشمار زخمی آرہے ہیں ان میں جرمن بھی شامل ہیں ان کا خیر مقدم نہایت پُرجوش سے کیا جا رہا ہے ۞

محاربہ جنوبی افریقہ۔ ۴- اکتوبر۔ پریٹوریا کی خبر ہے کہ ضلع وارمباد اور رانڈ فونٹن میں ۲۶- ستمبر کو سخت سرحدی معرکہ ہوا جسمیں انگریزی طرف کے ۱۶ قتل۔ ۴۳- زخمی ۸- لاپتہ اور ۱۹۲- اسیر ہوئے۔ مگر جرمن خوراک اور پانی کی قلت کی وجہ سے ہماری قیدیوں کو جنگ میں پھر شریک نہ ہونے اور حاضری کا حلفی مچلکہ لیکر چھوڑ رہے ہیں ۞

۴- اکتوبر۔ ناروے کا ایک جہاز سرنگ سے ٹکرا گیا۔ دو آدمی ڈوب گئے۔ باقی بچ گئے۔ ایک انگریزی سٹیمر ہل سے انٹی ورپ جاتا ہوا سرنگ سے ٹکرا گیا نو آدمی غرق ہوئے

(ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے لئے شائع ہوا)

جنگِ یوروپ

وی آنا میں ہیضہ - (لنڈن ۳ - اکتوبر) پرائیویٹ خبر ہے کہ وی آنا سے بہت لوگ ہیضہ پھوٹنے کے سبب خوف کے مارے بھاگ رہے ہیں۔ اور یہ بھی خبر ہے کہ وی آنا میں مدافعت کا انتظام کیا جا رہا ہے ؛

جاپانی اتاچی - (لنڈن ۳ - اکتوبر) ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ جنرل فرنچ کے شاف میں تین جاپانی اتاچی ساتھ رہینگے ؛

(لنڈن ۳ - اکتوبر) کل شام کے گیارہ بجے پیرس میں ایک سرکاری بیان شائع ہوا ہے کہ مغربی بازو پر ہمارا ایک دستہ ذرا پیچھے ہٹ گیا ہے - سوئے کے شمال میں ہم ابر کے آگے بڑھ گئے ہیں - دشمن نے جو سخت حملے ہماری فوج پر کئے وہ ناکام رہے - رپورٹ ہو کہ اب میوز کے مغربی کنارے پر دشمن کا ایک آدمی بھی نہیں ہے ؛

ایشیا کا میدان کارزار - (لنڈن ۳ - اکتوبر) ٹوکیو کی خبر ہے کہ سنگتاؤ میں جرمن ہوائی جہازوں نے دو دفعہ جاپانی جہازوں پر حملہ کرنے کی کوشش کی - لیکن کچھ نتیجہ نہ نکلا جرمن قلعوں اور جہازوں اور جاپانی فوج پر گولہ باری ہو رہی ہے ؛

جرمنی میں جہاز سازی - (لنڈن ۳ - اکتوبر) ٹائمز کا نامہ نگار کوپن ہیگن سے اطلاع دیتا ہے کہ جرمن بندرگاہوں میں جہاز سازی کا کام بسرگرمی جاری ہے - پچاس سب میرین قسم کے جہاز زیر تعمیر ہیں ؛

جہازوں کی غرقابی - جرمن کروزر لیپزگ نے ایک آئل سٹیمر کو جو کہ انگریزوں نے رجسٹرڈ کیا ہوا تھا اور امریکہ کی ملکیت تھا - غرق کر دیا (چلی سے مغربی کنارہ پر)

(لنڈن ۳ - اکتوبر) یہ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا کہ ۲۲ ستمبر کو دو جرمن کروزروں نے فرانسیسی گن جہاز زیلی آف پاپیٹ کو غرق کر دیا - ۱۴ تاریخ کو پہلے اس پر سے سامان حرب اٹھا لیا گیا - پھر گولہ باری کر کے اسے غرق کر دیا اور پھر جرمن کروزر نے شہر پاپیٹ پر گولہ باری کی ؛

قیصر کی حفاظت - (لنڈن ۳ - اکتوبر) قیصر کی نقل و حرکت کو راز میں رکھا جاتا ہے - اور اس کی حفاظت کا خاص انتظام ہے - قیصر پچھلی دفعہ ولیعہد سے کائینز میں ملا اور اس سے بغلگیر ہو کر کہا کہ "تم کبھی نہ مغلوب ہونے والے بہادر ہو" اور پھر رعایا سے اسے دنیا کا امن قائم کرنیوالا کہہ کر کا تڑوڈ دیوں بجایا - پچھلے ہفتے قیصر رات کے وقت غیر متوقع طور پر بارکوں میں آیا اور چپ چاپ سپاہیوں کو دیکھتا رہا اور یہ پہلا دن تھا کہ وہ نپولین کی طرح یوں آیا جس کے سبب سے سپاہی بھوت کہا کرتے تھے ؛

کراکو میں دشمن کی فوج کی جمعیت آٹھ لاکھ ہے - جرمنوں کے چار ڈیژن بھی جنہیں زیادہ تر بویریا اور سیکس میں اسی تعداد میں شامل ہیں ؛

بحری معاملات - (لنڈن ۳ - اکتوبر) بورڈو میں فرنچ حکومت نے ظاہر کیا ہے کہ ۲۲ ستمبر کو جرمن کروزران شارن ہورسٹ و گنیزناؤ نے مقام پاپیٹی کے متصل فرنچ اگنبوٹ زیلی کو غرق کر دیا - زیلی سے تاریخ ۱۴ - ستمبر سامان جنگ اتار لیا گیا تھا اور اس پر عملہ بھی کوئی باقی نہ تھا - من بعد جرمن جہازوں نے قصبہ پاپیٹی پر جو قلعہ بند نہیں گولہ باری کی (پاپیٹی بحرالکاہل میں جزیرہ نیوزی لینڈ کے متصل واقع ہے)

امریکہ و محاربہ - ۳ - اکتوبر - یہ ثابت ہو گیا ہے کہ بحرالکاہل میں جو جرمن کروزر ہیں - انکو نیویارک سے کوئلہ مل رہا ہے انگلستان نے اس پر اعتراض کیا ہے - اور اس معاملہ پر انگلستان اور امریکہ میں نزاع ہو جانے کا خدشہ ہے - مشکل یہ ہے کہ امریکن حکومت قانون بے تعلقی کی خلاف ورزی کرنے والوں کو قانوناً سزا نہیں دے سکتی ؛

محاربہ انٹورپ - ۳ - اکتوبر - جرمنوں نے کل صبح انٹورپ کے بیرونی حلقہ کے قلعہ لیئر اور والیم پر حملہ کیا مگر بنقصان کثیر پسپا کر دیئے گئے - بلجیکوں نے بنوک سنگین حملہ کیا تھا جرمن پیدل فوج انٹورپ پر کئی حملے کر چکی ہے لیکن سب میں ناکام ہوئی -

انٹورپ کی خبر مورخہ ۳ اکتوبر مظہر ہے کہ جرمن توپخانہ کی شدید گولہ باری کی پانچ دن لگاتار نہایت استقامت سے مزاحمت کرنیکے بعد ہمیں دریا سینی کے مشرق میں دریا نیتھی تک ہٹ آنا پڑا - دریائے نیتھی پر ہماری پوزیشن نہایت مضبوط ہے اور ہم وہاں بدرجہ کمال مزاحمت کرینگے - بعد کی خبر ہے کہ دو جرمن حملے بہ نقصان کثیر پسپا کئے گئے - ۴ - اکتوبر کو انٹورپ میں حالت بدستور تھی قلعہ والیم ابھی بلجیک کے قبضہ میں ہے - اور تا حال جرمنوں نے دریائے نیتھی سے عبور کر آنے کی کوشش نہیں کی - انٹورپ کے گرجوں کے میناروں اور ٹون ہال پر بدیں غرض جھنڈے بلند کر دیئے گئے ہیں کہ جرمنوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ اعلیٰ سنہری کی تاریخی یادگاریں ہیں -

انٹورپ کے اردگرد کے دیہات و قصبات سے ہزارہا باشندے متصلہ ہالنڈی قصبہ اشین میں پہنچ رہے ہیں جہاں سے وہ دوسرے شہروں میں تقسیم کئے جا رہے ہیں ؛

روسی محاربہ - ۳ - اکتوبر - زار روس میدان جنگ کو روانہ ہو گئے ہیں - روسیوں نے پرزمسل میں دو قلعے فتح کر لئے ہیں امید ہے کہ آسٹروی جرمن کمک پہنچنے سے پہلے یہ مقام فتح کر لیا جائیگا (۴ - اکتوبر) روسی جرمنوں کو یہ مقامات اوسووٹز و آگسٹووف سخت شکستیں دیکر مشرقی پرشیا کے ضلع جھیل ہائے ماسورن میں پھر داخل ہو گئے ہیں - نیز کوہستان کارپیتھر کی بلندیوں سے وادی ہنگاری میں اُتر کر ایک آسٹروی لشکر کو شکست اور اس کی توپیں چھین چکے ہیں لوڈز کی سڑک پر پہلے جرمن سواروں کو زک ملی - پھر جرمن پیدل فوج کو بھی بھاگ جانا پڑا ؛

جاپان - ۳ - اکتوبر - ٹوکیو کی خبر ہے کہ ایک جرمن طیارہ نے جاپانی جہازوں پر دو دفعہ حملہ کرنا چاہا مگر ناکام رہا - جرمن قلعے اور جہاز جاپانی فوج پر لگاتار گولہ باری کر رہے ہیں جاپانی فوج سنگتاؤ پر اہم حملہ کرنے کے لئے باہستگی تیاریاں کر رہی ہے ؛

جرمنی والوں کو پٹرول (لنڈن ۳ - اکتوبر) روسی سپاہ کے کارپیتھین دروں پر قبضہ کر لینے سے جرمنی والوں کی پٹرول بند ہو گئی ہے کیونکہ ادھر اب ہوائی جہاز نہیں جا سکتے ؛

بوئروں کی وفاداری (لنڈن ۳ - اکتوبر) مارننگ پوسٹ کا نامہ نگار پریس کے اطلاع دیتا ہے کہ بوئر جنرل جابرٹ فرانس پہنچ گیا ہے اور اس نے امید ظاہر کی ہے کہ جنرل فرنچ کے پہلو بہ پہلو لڑونگا - جس کی نسبت کہ اس کی رائے ہے کہ بہترین انگریزی جنرل ہے ؛

امتحان انٹرنس پرچہ بی انگریزی - صاحب رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی اطلاع دیتے ہیں کہ سال ۱۹۱۵ء کے لئے انگریزی کے بی پرچے کے دو حصے یعنی اے اور بی دو پارٹ کئے گئے ہیں اُمیدوار کی مرضی ہو کہ وہ انہیں سے کسی کا جواب دے - مگر اس کو ہر حالت میں دو میں سے ایک ہی حصہ کا جواب دینا ہوگا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان - دار الامان - ۸ - اکتوبر ۱۹۱۴ء

بج بج کا افسوسناک ہنگامہ!!!

اس ہفتہ کا سب سے زیادہ افسوسناک واقعہ جو ہندوستان میں ہوا - وہ بج بج کا ہنگامہ ہے جسکے تفصیلی حالات یہ ہیں:- کہ بہت سے پنجابی سکھ ہندوستان سے باہر تلاش معاش کیلئے گئے تھے - مگر انہیں باہر کوئی کام کرنے کا موقعہ نہیں ملا - اور غیر ایشیائی دروازوں کو انہوں نے اپنے لئے بند پایا - یہ لوگ اتنا خرچ بھی نہیں رکھتے تھے کہ واپس آئیں - اور ہانگ کانگ شنگھائی وغیرہ مقامات پر گوردواروں اور سراؤں میں خراب و خستہ شب باشیاں کرکے گذارہ کر رہے تھے - کہ ناگاہ سردار گوردت سنگھ ایک پرجوش سکھ نے ان سب کو کنیڈا کی برٹش نو آبادی میں امتحانی طور پر پہنچانے کا سامان کیا - اور ایک سالم جاپانی جہاز کرایہ پر لیا - اس جہاز کا نام :- کوماگاٹا مارو ہے - اور کرایہ قریباً دو لاکھ مقرر ہوا - جب کینیڈا کے ساحل پر یہ جہاز پہنچا - تو انہیں محکمہ ترک الوطنی کیطرف سے حکم سنایا گیا کہ تم لوگ سرزمین کنیڈا پر قدم رکھنے کے مجاز نہیں اسلئے واپس لوٹ جاؤ - جہاز والوں نے ضد کی اور واپس جانے سے انکار کیا - اور اس طرح پر یہ جہاز کئی ہفتہ ساحل انکوور پر لنگر زن رہا - آخر مجبور ہو کر کینیڈا کیطرف مسلح پولیس انہیں بزور واپس کر دینے پر متعین ہوئی - جہاز والوں نے بھی مزاحمت کی - دوسرے روز ایک جنگی جہاز لایا گیا اور اس جہاز - کوماگاٹا مارو کو واپس جانے پر مجبور کیا - اور مجھے یاد پڑتا ہے کہ کینیڈا کیطرف سے کچھ رقم امدادی طور پر ان کے لئے منظور ہوئی خیر بے نیل مرام یہ جہاز واپس ہوا - اور ۲۰-۲۱ - اگست کے قریب ایس جاپان پہنچا - یہاں جہاز والوں نے بقایا کرایہ کا مطالبہ کیا - جو آٹھ ہزار ڈالر بقایا تھا - مسافروں نے کہا - جہاز ۲۷ ستمبر تک ہم کرایہ پر لے چکے ہیں - اس تاریخ تک تم مطالبہ نہیں کر سکتے - نیز دیکھو ورے لیکن کچھ تک کوماگاٹا مارو نے وہ کوئلہ صرف کیا ہے جو سردار گوردت سنگھ اور ان کے بزار رٹن کے قریب ہانگ کانگ سے بار کرکے لیگئے تھے - اور جو امریکن حکام نے وہاں فروخت نہیں ہونے دیا - پس آٹھ ہزار ڈالر اس سے اس کوئلہ کی قیمت کو مجرا دو - اور ہم چار روز جو تکلیف پانی ختم ہو جانے اور روشنی کے متعلق برداشت کر رہے ہیں اس کا معاوضہ بھی ملنا چاہیئے - اس پر کچھ بات بڑھی اور سکھ مسافر زبردستی برٹش قونصل خانہ میں گھس گئے - پولیس کی جمیعت نے اس ہنگامہ کو فرو کیا - اور پھر انگریزی قونصلخانہ کی سرفت فریقین میں مناسب سمجھوتہ ہو گیا - اور گورنمنٹ آف انڈیا کے خرچ پر یہ مسافر ہندوستان کی طرف بھجوائے گئے - جب ان کا جہاز کلکتہ کے قریب دریائے ہوگلی بج بج کے مقام پر پہنچا - تو وہاں متعدد افسران پنجاب - صاحب مجسٹریٹ جو بیں پرگنہ موجود تھے - اور ان لوگوں کو خشکی پر اترنے پر آمادہ کیا - ۲۰ بجے شام کے قریب انہیں بمشکل جہاز سے اتار اگیا مگر اس وقت بھی انہیں ، حالت ولیقین نہ آتا تھا کہ ہمیں براہ راست پنجاب بھیجا جائیگا - جب انہوں نے سپیشل ٹرینوں پر سوار ہونے سے انکار کیا اور سڑک کے راستہ پیدل چلکر کلکتہ پہنچنے پر مصر ہوئے تو مجسٹریٹ نے سرگروہوں کے روبرو آرڈر ینس نمبرہ منعقدہ ۱۹۱۴ء کی دفعات کی تشریح کی مگر مسافروں نے ان حکام کی پرواہ نہ کی اور سیدھے کلکتہ کی سڑک پر آگے بڑھے - اس وقت کافی جمیعت موجود نہ تھی فوج اور پولیس کو طلب کیا گیا - اسوقت تک یہ سکھ تین چار میل فاصلہ طے کر چکے تھے - سر ولیم ڈیوک نے ان کے سرگروہ پر خلاف ورزی کا الزام لگایا اور کہا کہ اگر کچھ کہنا ہے تو بج بج چل کر اس پر غور کیا جا سکیگا - یہاں سے فوراً لوٹنا چاہیئے - اس پر وہ بلا تامل واپس ہو گئے - پولیس پیچھے پیچھے تھی اور یہ لوگ آگے آگے ۶۰ - آدمیوں کی ایک ٹرین پہلے روانہ ہو چکی تھی - یہ لوگ رات کا اندھیرا چھا جانیکے بعد اسٹیشن پر پہنچے - مسٹر ڈونلڈ نے ان کے سرگروہ کو صورت حالات کے اظہار کے لئے طلب کیا - اس پر یہ لوگ دفعتہ جوش میں آگئے - اور بعض نے پولیس اور افسروں پر ریوالوروں سے فائر شروع کر دیئے اور کئی لوگوں نے چھروں اور لاٹھیوں سے حملہ کیا اور ایک تلوار کے وار بھی کئے فوجی جمیعت میں سے صرف چار سارجنٹوں نے جنکے پاس پستول تھے اس کا جواب دیا - سرجنٹ میجر ایسٹ ووڈ کی پشت پر گولی لگی وہ ڈھیر ہو گئے - سر فریڈرک کے بازوں میں زخم آیا - مسٹر پیٹری کی دونوں ٹانگوں اور بازوؤں میں گولی لگی - مسٹر ہمفریز ڈپٹی کمشنر ہوشیارپور لنگر لینے کے لئے یہاں روانہ کئے گئے تھے بھی مجروح ہوئے - مسٹر لومیکس اسسٹنٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ ایسٹرن بنگال ریلوے کے جسم میں مہلک گولی لگی تا آخر فوج نے اپنے آدمیوں کو الگ کرکے مفسدوں پر فائر کئے جنہوں نے دو تین بار اور ہلہ کیا اور ان مسافروں کی کچھ جمیعت دکانوں کی پناہ میں فائر کرتی رہی - آخر ۱۶ بلوائی اور ۲ بیگناہ تماشائی مارے گئے - پنجاب پولیس کا ایک آدمی مارا گیا اور ۹ - زخمی ہوئے اور دوسرے اعلان سے ظاہر ہے کہ مسٹر لومیکس ایک پنجاب پولیس دو بنگالی اور ایک ہندوستانی مارے گئے اور ایکسو بیس سکھ گرفتار ہو چکے ہیں - جن میں سے ۱۶ - مارے گئے اور کچھ شفاخانہ میں ہیں - تیرہ مجروح ہنگامہ آراؤں میں سے جو شفاخانہ میں داخل کئے گئے ۲ مر گئے ہیں -

یہ حالات جو اوپر لکھے گئے نہایت افسوسناک ہیں - اور ایسے نازک وقت میں کہ جنگ شروع ہے اور تمام دنیا کی توجہ اس طرف لگی ہوئی ہو حاکم محکوم کے تعلقات میں کسی قسم کی بدمزگی بھی پسند نہیں ہو سکتی چہ جائیکہ ایسا افسوسناک حادثہ پیش آئے کہ جسمیں ایک ریلوے افسر مارا جائے پولیس کمشنر اور ڈپٹی کمشنر زخمی ہوں - اور ۱۸ - اور جانیں ضائع ہوں - لیکن ہمیں گورنمنٹ کے تدبر سے امید ہے کہ اس گتھی کو نہایت عمدگی سے سلجھائیگی - ناظرین الفضل کو معلوم ہے کہ ہم نے مسجد کانپور کے واقعہ ہائلہ کے موقعہ پر اپنے کلمہ گو بھائیوں کے مارے جانے پر (باوجود یہ خبر پہنچنے کے کہ ان لوگوں کا جوش ایک مسجد کیلئے تھا اور وہ ہتھیار رکھنے سے مسلح بھی نہ تھے) اپنی رائے صاف صاف ظاہر کر دی تھی - کہ ہم ان لوگوں کو جو حکام کے مقابلہ پر آئیں غلطی پر سمجھتے ہیں - اور گو انسانیت کے اعتبار سے ہمیں ان سے ہمدردی ہے مگر ہم ان کے طرز عمل پر کبھی خوش نہیں - کیونکہ محکوم کو ہرگز حکام کا مقابلہ کرنیکا حکم نہیں اور قرآن مجید بہر حال مقدم ہے - خواہ ہمارے لخت جگر ہماری آنکھوں کے سامنے ذبح کئے جائیں - اسی طرح ہم اس وقت یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ جہاز کوماگاٹا مارو کے سواروں کی یہ حرکت پسندیدہ نہیں اور انہوں نے بہت برا کیا جو کچھ کیا لیکن ہم امید کرتے ہیں کہ گورنمنٹ سکھوں کی موجودہ خدمات اور وفاداری کا لحاظ رکھتے ہوئے اس معاملہ میں بہت حسن ظن فیاضی اور چشم پوشی سے کام لیگی - جو کچھ ہو چکا ہے وہی سزا کافی سمجھی جائیگی - اور باقی لوگوں کی نسبت امن پسندی کی ضمانت ملنے پر مزید کارروائی کی ضرورت نہ ہوگی -

دینی تعلیم کی اہمیت

یہ امر کہ ہر ایک انسان کے لئے علم کا حاصل کرنا کس قدر ضروری اور لابدی ہے کسی طویل تشریح کا محتاج نہیں۔ کیونکہ علم وہ چیز ہے جس کی قدر و منزلت اس زمانہ میں سب لوگوں کے دلوں میں گھر کئے ہوئے ہے۔ اور جاہل سے جاہل انسان بھی جانتا ہے کہ یہ ایک نہایت مفید اور قابل قدر جوہر ہے۔ لیکن عام طور پر لوگوں کا منتہائے نظر اور اندازہ قیمت علم اتنا ہی ہے۔ کہ وہ ملازمت اور کسب معاش تک ہی اسکو محدود سمجھتے ہیں۔ وہی ان کے خیال میں علم ہے۔ اور اسی کی تلاش اپنے لئے فرض جانتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ آج کل انگریزی پڑھنے میں کئی پشتوں تک کی دولت اور عمر کا ایک کافی حصہ بلا کسی قبض اور تامل کئے صرف کر دیا جاتا ہے۔ حالانکہ انہیں کسی نیک انجام تک پہنچنے کی صرف ایک موہوم سی امید ہوتی ہے۔ جو کہ اکثر حالتوں میں یاس سے بدل جاتی ہے۔ کیونکہ بعض اوقات متعلمین کی صحت خراب ہو کر انہیں ناقابل ملازمت بنا دیتی ہے۔ یا بعض دفعہ جو جو تصورات اور خیالات وہ اپنی آنے والی زندگی کی نسبت رکھتے ہیں۔ ان کو پورا ہوتا نہ دیکھ کر وہ بے دل ہو جاتے ہیں۔ اور تمام عمر اپنی قسمت کو روتے اور سر پیٹتے رہتے ہیں۔ یا بعض اوقات ان کی زندگی وفا نہیں کرتی۔ اور وہ ابھی اپنی شبانہ و روز کی محنت اور مشقت کا ثمرہ حاصل ہی نہیں کرنے پاتے۔ کہ فرشتہ اجل ان کو لبیک کہنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ مگر باوجود ان حالات کے کسی کا دل اس تعلیم کے حاصل کرنے سے مایوس نہیں ہوتا۔ کوئی اخراجات سے نہیں گھبراتا۔ کوئی محنت و مشقت سے جی نہیں چراتا اور کوئی اپنی صحت کے برباد ہو جانے کی پروا نہیں کرتا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ لوگوں کے دلوں میں مروجہ انگریزی تعلیم کے حاصل کرنے کا خیال دنیوی آرام و آسائش جاہ و منصب عزت و دولت کمانے کے لئے ایسا پختہ اور راسخ ہو چکا ہے۔ کہ کوئی رکاوٹ اسکو متزلزل نہیں کر سکتی۔ لیکن کس قدر تعجب کا مقام اور حیرت کی جگہ ہے۔ کہ سب لوگ اس چند روزہ دنیا پر تو ایسے فریفتہ ہو گئے کہ کسی نقصان اور ضرر کی پرواہ نہ کرتے ہوئے بھی اسی پر گرے ہیں۔ لیکن اس نفع و نقصان سے جو یقینی طور پر انہیں ایک دن حاصل ہونا ہے غافل ہو گئے ہیں۔ دیگر مذاہب کے لوگوں کے متعلق ہم نہیں کہنا چاہتے کہ وہ کیوں اس قدر دنیوی علوم کی تحصیل میں سرگرم ہو رہے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک اسی کو علم کہا جاتا ہے۔ جسے وہ سیکھ رہے ہیں۔ لیکن مسلمانوں پر یہ سوال ضرور ہو سکتا ہے۔ کہ وہ کیوں اول تو دینی علوم میں بہت ہی کم حصہ لے رہے ہیں اور جو لیتے ہیں۔ وہ اسی طرف جھک پڑتے ہیں۔ ہم مروجہ تعلیم کے حصول کے خلاف نہیں ہیں۔ بلکہ بڑے زور سے اسکی تائید کرتے ہیں۔ کیونکہ ہم اس بات سے بھی غافل نہیں۔ کہ یہ تعلیم موجودہ زمانہ کے امور کی مصلحت سے وابستہ ہے۔ لیکن اسی کی طرف جھک جانے اور دینی علوم کو ترک کر دینے کی نسبت ہم ناپسندیدگی کا اظہار کرنے سے بھی نہیں رہ سکتے۔ انگریزی تعلیم اسوقت عزت و آبرو اور آرام و آسائش اور کاروبار چلانے کے لئے حاصل کرنی ضروری ہے۔ لیکن ساتھ ہی دینی تعلیم کا حصول بھی نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ جس طرح جسم و جان کی پرورش اور جسمانی زندگی کے اسباب مہیا کرنے کے لئے اسکی ضرورت ہے۔ اسی طرح روحانی قوی کو زندہ رکھنے والی صرف دینی تعلیم ہی ہے۔ جو لوگ اس طرف سے غافل رہتے ہیں۔ ان کے دل مردہ ہو جاتے ہیں۔ اور ان کا دینی جوش اور مذہبی غیرت سرد ہوتے ہوتے نابود ہو جاتی ہے۔ اسوقت وہ اپنے دل کے مردہ ہونے سے ایسے ہی غافل اور بے خبر ہوتے ہیں۔ جیسا کہ کسی کو غلبۂ خوف یا نشہ کے خمار میں زخم کا درد محسوس نہ ہو۔ کیونکہ وہ دنیا کے نشہ میں سرشار اور غفلت کی شراب سے مخمور ہوتے ہیں۔ لیکن جس طرح نشہ کے کافور ہونے اور خمار کے اترنے پر زخموں میں درد اور تکلیف معلوم ہوتی ہے۔ بعینہ اسی طرح جب دنیا کے بوجھ اور علائق موت کے ذریعے کٹ جاتے ہیں۔ تب انہیں اپنے دل کا مردہ ہونا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اسوقت کا معلوم ہونا اور نہ معلوم ہونا برابر ہوتا ہے۔ کیونکہ پھر انہیں دل کے زندہ کر لینے کا موقع نہیں ملتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا ہے۔

طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم۔ تو اسکی یہی وجہ ہے۔ کہ تا کوئی مومن اپنے دل کو مردہ نہ ہونے دے۔ اور علم کا حاصل کرنا اپنا فرض سمجھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر ایک مسلمان پر علم کو فرض فرمانا اس وجہ سے نہیں تھا کہ وہ ایسے علوم سیکھے۔ جن کی وجہ سے وہ دنیا کے جاہ و جلال اور عیش و آرام سے متمتع ہو سکے۔ بلکہ اسکی یہ غرض تھی۔ کہ ایسا علم حاصل کیا جائے جس کے باعث خدائے تعالیٰ کی ذات۔ توحید۔ عبادت۔ عبد و معبود کے تعلق کی سمجھ آ جائے۔ اور جرح۔ تقویٰ۔ صلہ ارحام۔ اور معرفت حلال و حرام حاصل ہو جائے۔ کیونکہ خدائے تعالیٰ نے علم کو اپنی کتاب میں حکمت۔ روشنی۔ نور۔ ہدایت۔ اور راہ یابی سے تعبیر فرمایا ہے۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم کو مسلمانوں کے لئے فرض قرار دینا انہی معنوں کے لحاظ سے تھا۔ کہ لوگ علم حاصل کر کے خدائے تعالیٰ تک پہنچنے کے سیدھے راستے پر چلیں اور اپنے گرد و پیش کے گڑھوں اور خندقوں میں گرنے سے اسکی راہنمائی سے بچ جائیں۔ اور ظلمات اور تاریکیوں کو اس کی روشنی اور نور سے دور کر کے اپنی منزل مقصود تک پہنچ جائیں۔ اب بھلا ہمیں کوئی بتلا سکتا ہے۔ کہ دینی تعلیم حاصل کرنے کے علاوہ کسی اور طرح سے بھی اس خیر البشر فداہ ابی و امی کے فرمان واجب الاذعان کی تعمیل ہو سکتی ہے۔ ہرگز نہیں۔ اسلیئے جہاں پڑھنے اور سیکھنے کے لئے محنت کوشش اور دماغ کو خرچ کیا جاتا ہے۔ وہاں دینی تعلیم کو بھی ضرور مد نظر رکھنا چاہیئے۔ دنیوی مال و اسباب آرام و آسائش کے لئے حاصل کی ہوئی تعلیم اگر کام بھی آئے۔ تو صرف یہی ہو سکتا ہے۔ کہ وہ چند روز دنیا کی تکالیف اور مصائب کی آگ سے بچا سکتی ہے۔ لیکن دینی علم وہ شے ہے۔ جو جہنم کی آگ سے بچا کر ابد الآباد تک بہشتوں میں داخل ہونے کا راستہ دکھاتی ہے۔ اور اگر کوئی خود اس کا ساتھ نہ چھوڑے۔ تو وہ ہاتھ پکڑ کر اس جگہ داخل کراتی ہے۔ جسکی نسبت خدائے تعالیٰ فرماتا ہے هم فیها خلدون یعنی مومنوں کو ایسی جگہ داخل کیا جائیگا۔ جسمیں کہ وہ ہمیشہ رہیں گے۔ کون ہے۔ وہ جو نہیں چاہتا۔ کہ خدائے تعالیٰ کے ان وعدوں سے فائدہ اٹھائے لیکن دینی تعلیم سے واقفیت حاصل کرنے کے بغیر یہ محال بلکہ ناممکن ہے۔ اسلیئے کسی مسلمان کو اس طرف سے غافل نہیں ہونا چاہیئے۔

اس مضمون میں ہم نے دینی تعلیم کی اہمیت اور اسکی ضرورت کو بیان کیا ہے۔ آئندہ انشاءاللہ اس موضوع پر بحث کرینگے۔ کہ احمدی قوم کو کس طرح دینی تعلیم حاصل کرنی چاہیئے۔ اور اس کے لئے کون کون سے ذریعے موجود ہیں۔ جن سے وہ مستفیض ہو سکتی ہے۔

باب التنقید

کتب خانہ اسکندریہ کب اور کس نے جلایا

(گذشتہ سے پیوستہ)

پیشتر اس کے کہ ہم آگے چلیں اس مخالف شہادت کی قدر قیمت کا صحیح اندازہ کرنے کے لیئے یہ خیال کرنا ضروری ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد ساتویں صدی سے دسویں صدی تک اہل عرب کی دنیا میں کیا حیثیت تھی۔

(حضور سرور کائنات) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مذہبی آزادی کی ہدایت فرمائی تھی خصوصاً عیسائیوں کے ساتھ جو ایک عجیب دستاویز سے ظاہر ہے۔ اس دستاویز کی سچائی اس بات سے ظاہر ہے کہ اسے رچرڈ پوکوک بشپ آف میتھ نے اپنی کتاب مشرق اور دیگر ممالک کے حالات جلد اول صفحہ ۲۶۸ میں روایت کیا ہے۔ بشپ موصوف اپنی خدا ترسی راستبازی اور علم کے لیئے مشہور ہیں۔

مذکورہ بالا دستاویز کا سرنامہ یہ ہے:۔

"محمد (مصطفیٰ) کا فرمان جو آپنے کوہ سینا کے منکوں (عیسائی فقراء) خصوصاً اور تمام عیسائیوں کو عموماً عطا کیا"۔ یہ دوسری ہجری ۳ محرم کو لکھا گیا اس میں عیسائیوں کے ساتھ مذہب کے معاملات میں آزادی کا برتاؤ اور ان کی حفاظت کرنے کا وعدہ تھا اور یہ وعدہ کسی خاص وقت تک کے لیئے نہیں تھا بلکہ قیامت تک کے لیئے۔ ذرا آگے چلکر اس میں صاف طور پر لکھا ہے۔

"کہ جو شخص اس عہد کی خلاف ورزی کریگا وہ خدا اور خدا کے رسول سے منحرف اور مرتد سمجھا جائیگا"۔

یہ عہدنامہ خدائے تعالیٰ کے کھلے کھلے حکم پر مبنی ہے وہ فرماتا ہے کہ "ان لوگوں کو دکھ مت دو جو الہامی کتب کو عزت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ ہاں ایک احسن طریقہ پر حق تک اپنی خوبیوں کو پہنچاؤ اور ان سے میل ملاپ کرو اور ہرایک کو ان کے دکھ دینے سے رد کو"۔

اس وعدہ کی بھی روح حضرت خلیفہ عمر کے عمل سے ظاہر ہے۔ جب آپ فتح یروشلم ۳۳۶ کے بعد فتح اسکندریہ سے پانچ سال پیشتر ۳۳۶ ہجری سو فرد خیس کے ساتھ یروشلم کی قدیم اشیاء کے متعلق ذکر کرتے ہوئے شہر میں فاتحانہ طور پر داخل ہوئے۔ حسن بات کے مزید ثبوت کیلئے کہ نبی عربی نے مذہبی آزادی کی تعلیم دی اور پھر اسکے متبعین نے بڑے وسیع پیمانہ پر عملدرآمد کیا ہم ذیل میں دو روایتیں دیتے ہیں:۔

ایک عیسائی مصنف چیمبرز انسائیکلو پیڈیا میں لکھتا ہے کہ ہسپانیہ میں مسلمانوں کی حکومت کی ایک بڑی خصوصیت قابل ذکر ہے۔ کیونکہ یہ اس ملک میں اُن کے ہمعصر اور بعد کے فرمانرواؤں اور ان کے درمیان اسلام کے حق میں ایک بین فرق دکھلاتی ہے اور یہ خصوصیت مسلمانوں کی مذہبی معاملات میں عام آزادی دینا ہے۔

گوڈفری ہیجنز لکھتا ہے۔ "عام طور پر دیکھا گیا ہے (اور شاید اس سے بڑھکر کوئی بات زیادہ عام نہ ہو) کہ عیسائی مشنری (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مذہب کو اسکی تعصبانہ اور مذہبی معاملات میں سختی برتنے والی تعلیم کی وجہ سے گالیاں دیتے ہیں۔ عجیب جرأت اور عجیب نفاق ہے! بھلا بتاؤ تو سہی وہ کون تھے جنہوں نے سپین کی نو مسلم آبادی کو ملک سے جلاوطن کیا صرف اس لیئے کہ انہوں نے عیسائی ہونا پسند نہ کیا؟ وہ کون تھے جنہوں نے اہل میکسیکو اور پیرو کو لاکھوں میں قتل کیا اور سب کو غلام بنا لیا وجہ یہ کہ وہ عیسائی نہ تھے؟ اسکے مقابل یونان میں مسلمانوں کے سلوک کو دیکھو۔ کئی صدیوں تک عیسائیوں کو بڑے امن کے ساتھ ان کے مقبوضات معہ ان کے مذہب اور ان کے علماء اور بشپ اور مذہبی پیشواؤں اور گرجوں پر قائم رہنے دیا گیا۔ ترکوں اور یونانیوں کے باہم جنگ کی بنا مذہب ہو تھی اور اگر اسکی بنا مذہب پر تھی تو اس سے بڑھ انگریزوں کی اور ڈمرارا کے نیگرو کی باہمی جنگ کی وجہ مذہب سمجھنا چاہیئے"۔

عیسائیوں کے مذہبی معاملات میں سختی کی سب سے قریب کی مثال موجودہ زمانہ میں روس کا یہودیوں پر ظلم و ستم کا روا رکھنا ہے۔ اسکے مقابل کیسا ہی اچھا سلوک تھا جو مسلمانوں کے ماتحت انکے ساتھ سپین میں کیا گیا۔ جب ہم فاضل یہودیوں کے متعلق تاریخ میں پڑھتے ہیں کہ جو بڑے بڑے مورش سکولوں اور یونیورسٹیوں کے اعلیٰ اعلیٰ عہدوں پر ممتاز رہتے تھے۔

اگر مسلمانوں نے اسکندریہ لائیبریری کو تباہ کیا ہے تو اسکی وجہ صرف مذہبی تعصب ہی ہو سکتا ہے لیکن نبی عربی کے متذکرہ بالا فرمان کے بعد مسلمان کسطرح عیسائیوں کے مال و متاع کو برباد کر سکتے تھے۔ کیونکہ مصر میں ان دنوں عیسائی حکومت کی وجہ سے لائبریری مذکورہ عیسائی مال ہی کہلائیگی۔ اس سے یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے مصر پر حملہ کرنیکے وقت اسکی شان یقیناً ضائع ہو چکی تھی۔ اگر یہ بفرض محال مان لیا جاوے کہ اسکا وجود اسوقت موجود تھا مگر اس سوال پر آگے چلکر بحث کی جاویگی۔ تاریخ ہمیں سکھاتی ہے کہ اہل عرب میں سائنس۔ علم ادب۔ اور فلاسفی کے لیئے سچا شوق تھا۔ کیونکہ جب یورپ جہالت اور وحشت کے گڑھے میں پڑا تھا اسوقت ان علوم کا گھر عرب ہی تھا۔ تین خلفا جنہوں نے سن عیسوی کی آٹھویں صدی کے وسط سے لیکر نویں صدی کے وسط تک بغداد میں حکومت کی اس سلسلے میں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ وہ جعفر المنصور ہارون الرشید اور المامون رشید ہیں۔ یہ بلحاظ خاندان علم کے بڑے حامی تھے ان کے علمی مذاق کا اندازہ ان کے اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ منصور نے ایک عیسائی طبیب کی خدمات اپنی رعایا کو فن طبابت کے سکھانے کے لیئے حاصل کی تھیں۔

(باقی آئندہ)

عالمگیر جنگ کے بعض تفصیلی حالات

موجودہ جنگ اتنی مہیب ہے کہ اس کا اثر جرمنی - فرانس - بلجیم - روس - آسٹریا اور انگلستان تک نہیں بلکہ اس نے تمام دنیا کی تجارت اور صنعت وحرفت کے سلسلہ کو درہم برہم کر دیا ہے - اس کے علاوہ بلجیم میں جو اس جدوجہد کا میدان ہے وہ بربادی ہوئی ہے کہ اس کی نظیر دنیا کی تاریخ سے ڈھونڈنی مشکل ہے ہم اپنے ناظرین کی دلچسپی کے لئے ڈیلی کرانیکل کے خاص نامہ نگار کے دو مضمون نقل کرتے ہیں - جن سے بلجیم کی موجودہ حالت کا پتہ چلتا ہے اور ظاہر ہوتا ہے کہ بلجیم کی کتنی آبادی بے خانمان ہو چکی ہے *

قوم کی قوم بے کار -

یوں تو تمام مصروف پیکار قومیں بیکاری سے تنگ آئی ہوئی ہیں - لیکن بلجیم میں تمام کی تمام قوم بے کار ہو گئی ہے - دوسرے ملکوں میں تجارت اور صنعت وحرفت کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے لیکن بلجیم میں تو تجارت بالکل بند ہی ہو گئی ہیں - اسی لاکھ کی آبادی میں سے ستر لاکھ تو حملہ آور کی مہمیز کے نیچے ہیں ریلوے کے ملازم بھوک کے مارے مر رہے ہیں کیونکہ ریلوے کا کام بند ہو گیا ہے - مزدور بھوکے مر رہے ہیں - کیونکہ بنک اور دفاتر بند ہو گئے ہیں اخبار نویس اور کتابوں کی اشاعت بند ہونے کی وجہ سے اخبار نویس اور پرنٹرز اور مشینیں بیکار ہیں - کوئلے کی کانیں اور لوہے کے کارخانے بند ہونے کی وجہ سے کاریگر بھوکے مر رہے ہیں - یہ بالکل سچ ہے کہ جرمنز نے سامان حرب تیار کرنے کے لئے بڑے بڑے کارخانے کھول رکھے ہیں اور بلجیئن کاریگروں کو بھی - ۵ فیصدی زیادہ تنخواہ دیکر کام پر لگایا گیا ہے - لیکن مجھے شک ہی ہے کہ پندرہ ہزار کاریگروں کے قلوب کس طرح رشوت لیکر جرمن حملہ آوروں کیلئے بندوقیں بنانے پر رضامند ہونگے جبکہ یہ ظاہر ہے - کہ ان آلات حرب کا استعمال خود بنانے والوں کے ہموطنوں پر ہوگا *

تجارت - صنعت وحرفت کے بند ہونے سے جس کا نتیجہ ضروری طور پر قحط ہے - جو جو خوفناک مصیبت بلجیم میں آئی ہے وہ تمام آبادی کے وطن سے نکل جانے سے اور بھی شدت کا رنگ پکڑ گئی ہے موجودہ طرز جنگ کی تاریخ میں بلجیئن بھاگڑ کا منظر اپنا ثانی نہیں رکھتا جہاں کہیں بھی جرمن الہان (سوار) پہنچا ہے وہاں اس نے بس تباہی ہی تباہی برپا کر دی ہے -

یہ بالکل بلا کسی مبالغہ کے سچ ہے کہ تمام قوم کی قوم نے وطن چھوڑ کر باہر کا راستہ لیا ہے ہر روز ملک کے چاروں طرف میلوں میل میں نے بھاگنے والوں کے نظارے دیکھے ہیں - ان میں ہر عمر اور ہر درجہ کے لوگ تھے - لوگ بمعہ اپنے اہل وعیال کے چھکڑوں میں بھرے ہوئے تھے - بوڑھی عورتیں اور معصوم بچے گاڑیوں میں ڈھلک رہے تھے - جرمن کو اتنی ترقی کے بعد پھر وحشیانہ حالت اختیار کرنے کی وجہ سے بیچاری بلجیئن لوگوں کو بھی دوبارہ خانہ بدوش بننا پڑا - لیکن افسوس کہ ان خانہ بدوش بلجینز میں اور انکے آباء واجداد میں یہ فرق ہے کہ وہ تو گڈریئے تھے - اور یہ بھیڑیں ہیں جو بے رحم دشمن کے سامنے ہانکی گئی ہیں (ڈیلی کرانیکل)

شاہ بلجیم کی بے چینی

(دس لاکھ بے خانمان انگلستان)

چند دن گذرے شاہ البرٹ ملاقات کے وقت دشمن کی وحشیانہ طرز کا ذکر کر رہے تھے - میں نے کہا کہ اب بدلہ کا وقت آگیا ہے اور ہماری فتح نزدیک ہے - حضور کا یقین اپنی آخری فتح کی بابت ایسا ہی پکا تھا جیسا کہ میرا اپنا لیکن آخری فتح کا خیال آپ کو اپنی رعایا اور ملک کی موجودہ تباہی اور ویرانی کے تکلیف دہ تصور کس طرح نجات دے سکتا تھا - آپنے فرمایا کہ فتح ہوتے تک ہماری رعایا کا نہ معلوم کیا حشر ہو چکا ہوگا *

میں نے بلجیم کی موجودہ مصیبت کا نقشہ کھینچنے کی حتی الوسع کوشش کی ہے - اس میں مبالغہ کا کوئی حصہ ہونا تو درکنار مجھے ڈر ہے کہ یہ بلجیم کی موجودہ مصیبت کو پورے طور پر بیان بھی نہ کر سکیگا - مصیبت انسانی مدد سے باہر ہے پھر بھی شہید قوم کے دکھ کو کم کرنے کے لئے بہت کچھ ہو سکتا ہے - بہت کچھ تو اس وقت تک کیا جا چکا ہے اور بہت کچھ ابھی کرنا باقی ہے - مبلغ تیس ہزار پونڈ مختلف بلجیم ریلیف فنڈ کے لئے اب تک غالباً جمع کیا جا چکا ہے - لیکن ہم کو اس کے لئے ایک لاکھ پونڈ درکار ہے دس لاکھ بے خانمان کیلئے ایک لاکھ پونڈ میں سے بھی صرف دو شلنگ ہی ایک شخص کے حصے میں آئینگے - خیرات دینے کے وقت ہم کو بلجیم کے لوگوں اور انگریزوں میں کوئی تمیز نہیں کرنی چاہیئے - بلجیم نے انگریزوں کی طرف سے لڑائی کی ہے - اور وہ اب بھی برطانیہ کلاں کی خاطر لڑائیاں لڑ رہا ہے - اگر ریلیف فنڈ کے معاملہ میں کسی قوم کے متعلق کم وبیش کا خیال ہو تو وہ اسقدر ہونا چاہیئے کہ اس قوم کو زیادہ روپیہ پہنچایا جاوے جن پر سب سے زیادہ مصیبت کا بوجھ ہے - اگر اہل برطانیہ اور گورنمنٹ برطانیہ مدد کرنے کو تیار نہیں ہیں - تو میں پوچھتا ہوں پھر کون مدد کریگا ؟ جب تک ملک پر جرمن کا قبضہ ہے - کس بلجیم گورنمنٹ کے سامنے اپیل کی جائے؟ جب تک ٹیوٹونک حملہ آور بلجیم سے نکالے نہ جاویں کب تک بلجینز لوگ اپنے برٹش بھائیوں کی ہمدردی حفاظت اور فیاضی پر پڑے ہیں (ڈیلی کرانیکل)

سو سال کے بعد جرمنی پھر ایسی کارروائی پر اتر آیا

۱۹۱۴ء کے جرمنز ۱۸۱۵ء کے جرمنز کے مطابق ہیں بلچر (جرمن کمانڈر) واٹرلو کے جنگ کے بعد جب پیرس میں داخل ہوا تو اس وقت اسے دو باتیں سوجھیں ایک تو پونٹ ڈی لینا کو اڑانا اور دوسرے شہر سے دس کروڑ فرینک (فرانسیسی سکہ) بطور معاوضہ نقصان جنگ وصول کرنا وہ اپنی پہلی کوشش جو پل کو اڑانے کی تھی اس میں ناکام رہا کیونکہ کسی وجہ سے سرنگ نہ پھٹ سکی اس کے بعد ٹیلیرینڈ نے ان کا مقابلہ کیا - جب بلچر نے کہا کہ میری خواہش ہے کہ جب پل اڑے تو ٹیلیرینڈ بھی اس پر کھڑا ہو مگر لوئس ہشت دہم نے اسے دہمکی دی کہ اگر وہ پل کو اڑانے کی پھر کوشش کریگا تو وہ خود اس پل پر جا کر کھڑا ہو جائیگا بلچر کی دوسری کوشش کا بھی صرف یہی نتیجہ نکلا کہ ایک ستون کو نقصان پہنچا اور ایک پرشین سپاہی ڈوب گیا - اتنے میں انگریزی کمانڈر ولنگٹن نے اس میں دخل دیا اور نہ کوئی پل اڑایا گیا اور نہ کوئی نقصان جنگ کا معاوضہ ملا اور بلچر سنٹ کلاد پر کھڑا منہ بناتا رہا (ڈیلی کرانیکل)

آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے کلمات

ایک یہودی شاعر کی زبان سے

تاریخ کی ایک نہایت زبردست اور مستند کتاب ہسٹری آف دی نیشن (اقوام عالم کی تاریخ) کے نام سے ولایت میں چھپنی شروع ہوئی ہے۔ اسکے منتظمین اور کارکنوں کا اندازہ ہے کہ یہ تاریخ پچاس جلدوں میں ختم ہوگی۔ اس میں تمام اقوام عالم کے تاریخی حالات نہایت مستند طور مشہور اہل قلم کے ہاتھوں لکھے جارہے ہیں اس وقت تک قریباً پندرہ جلدیں شائع ہوچکی ہیں اور دو ہفتہ میں ایک جلد شائع ہوتی ہے۔ اس تاریخ کے متعلق یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ اس کے منتظمین نے یہ انتظام کیا ہے کہ ہر قوم کی تاریخ ان قابل اور لائق علماء سے لکھوائی جائے جو اس ملک اور قوم کے حالات سے خاص طور پر واقفیت رکھتے ہوں یہی وجہ ہے کہ اس تاریخ کی کتاب میں نہایت مختصر مگر جامع طور پر نہایت ضروری اور دلچسپ مضامین کی بندش میں منتظمین کامیاب ہوگئے ہیں اسوقت ہمارا تبصرہ صرف یہود کی تاریخ کے اس ایک واقعہ کے متعلق ہے جو تیرہویں حصہ میں درج ہے اور جس کو ڈاکٹر آئی ابراہام نے لکھا ہے جو کہ یہود کی تاریخ دانی میں خاص مہارت اور قابلیت رکھنے کی وجہ سے ایک مشہور اور معروف حیثیت رکھتا ہے اس نے یہود کی آخری علمی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے یہودیوں کے مشہور شاعر ابن گبیرال کا تذکرہ کیا ہے جو یہودیوں میں شاعری کے لحاظ سے ایسی شہرت رکھتا ہے کہ اس کی نظموں کا مجموعہ "شاہی تاج" کہلاتا ہے۔ یورپ میں بھی اس کی شاعری بہت عزت اور قدر کی نگاہوں سے دیکھی جاتی ہے۔ ہم ابن گبیرال کا کچھ مختصر حال ناظرین کی علمی واقفیت کے بڑھانے کے لئے بیان کرتے ہیں:-

یہ ایک اسرائیلی شاعر اور فلاسفر تھا جو ۱۰۲۱ء میں میلاگا شہر میں پیدا ہوا۔ اس کی زندگی کا ابتدائی حصہ سارا گوسا میں گذرا ہے مگر اس کے بچپن کے حالات بہت کم محفوظ ہیں۔ یہ اپنی عمر کی تھوڑی ہی منزلیں طے کرنے پایا تھا کہ اس کے والدین کا سایہ اس کے سر سے اٹھ گیا پہلے تو یہ ایک شخص یاکوتیل نامی کی حفاظت میں رہنے لگا۔ مگر ۱۰۳۹ء میں اس کے مرنے پر سیموئیل ہانگید کے پاس گذران کرنے لگا۔ یہ شخص بہت بڑا علم دوست اور اہل علم سے محبت کرنیوالا تھا مگر ابن گبیرال کی پرجوش طبیعت نے جو کہ غالباً اس کی بدقسمتیوں کا نتیجہ تھی اس کو سیموئیل سے لڑوا کر کئی ایک مصیبتوں میں مبتلا کردیا یقین کیا جاتا ہے کہ یہ شخص اپنی جوانی کی عمر میں ہی مرگیا بعض مورخوں کے خیال میں ۱۰۷۰ء اس کی وفات کا سال ہے اور بعض کے نزدیک ۱۰۵۸ء۔ ابتدائی عمر میں ہی اس نے علم ادب سے دلچسپی اور تعلق کا اظہار شروع کردیا تھا۔ ابھی اس کی عمر ۱۶ سال ہی کی تھی کہ اس نے کچھ نظمیں کہیں اور ہائی جان اور جیکوتیل کی موت پر اس نے ایسے مرثیے بھی کہے جو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھے گئے۔ انت نامی ایک نظم اس نے علم صرف ونحو پر لکھی مگر اس نظم کے چار سو شعروں میں سے اب صرف ۹۷ محفوظ ہیں۔ موسیٰ بن عزرا لکھتا ہے کہ ابن گبیرال اسلامی شاعری کی نقل اتارتا تھا اور یہ وہ پہلا شخص ہے جس نے یہودیوں میں اشعار کے وزن کا دروازہ کھولا۔ یہ کہنے سے موسیٰ بن عزرا کا مطلب یہ ہے کہ ابن گبیرال نے عبرانی میں عربی اشعار کے وزنوں کے مطابق شعر کہنے شروع کر دیئے تھے یہ یہودیوں میں ایک لاثانی شاعر اور یہود کے علاوہ دوسری اقوام میں مشہور و معروف فلاسفر کی حیثیت سے شہرت رکھتا ہے۔ اور یورپ کے لوگ اس سے عام طور پر ایوس بران کے نام سے تعارف رکھتے ہیں۔ پہلے پہل لوگوں کو یہ معلوم نہ تھا کہ یورپ کا مشہور فلاسفر ایوس بران درحقیقت مشہور شاعر ابن گبیرال ہی ہے مگر ایس منک نے اپنی تحقیقات سے یہ ثابت کیا ہے کہ ایوس بران کی لاطینی نظمیں حقیقت میں ابن گبیرال ہی کی میکر ہیم نظموں کا ترجمہ ہیں اور یہ دو ناموں سے مشہور ہونیوالا شخص دراصل ایک ہی وجود ہے۔ ابتدائی زمانہ میں اس کی نظمیں تو عمدہ اور انوکھی طرز پر ہونے کی وجہ سے لوگوں میں مشہور ہوچکی تھیں مگر اس شاعر کی نسبت اکثر اشخاص کو یہ بھی معلوم نہ تھا کہ وہ عیسائی ہے یا مسلمان چونکہ اس کا فلسفہ یہودیوں کے خیالات اور معتقدات کے خلاف تھا اس لئے بحیثیت ایک فلاسفر کے ان میں اس کی شہرت نہیں ہوئی اس کی ایک مشہور کتاب اصلاح الخلق نام عربی زبان میں ہے

اس شاعر کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر آئی ابراہام لکھتے ہیں کہ اس کے اشعار میں سے

"From thee to thee I fly"

یعنی اے خدا میں تیرے عذاب سے بچنے کے لئے تیری ہی طرف بھاگتا ہوں،" یہ مصرعہ ایسے خیالات ظاہر کرتا ہے جن کو کسی یہودی شاعر نے کبھی اس سے پہلے بیان نہیں کیا۔ اس مصرعہ میں خدا کے عذاب سے روح انسانی کے بچنے کے لئے خدا ہی سے رحم طلب کیا گیا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ مصرع مذہبی نقطہ خیال سے نہایت لطیف اور باریک مضمون پر مشتمل ہے اور ڈاکٹر آئی ابراہام ایسے مستند تاریخ دان کا اس مصرعہ کو ابن گبیرال کے شعروں میں سے چن لینا ہی اس کے معانی کی وسعت اور مطالب کی فراخی کو ظاہر کرنے کے کافی ثبوت ہے اور گو ڈاکٹر آئی ابراہام نے اپنے مضمون کی مناسبت اور اس کی حدود کے اندر رہنے کی وجہ سے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ یہود کے شعراء میں سے اب تک کسی نے اس قسم کے خیالات کو قلمبند نہیں کیا۔ لیکن ان کے بیان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جہاں تک ان کے علم کی وسعت ہے انہیں کسی زبان کے شاعر کے اشعار میں بھی یہ مضمون ہاتھ نہیں آیا کیونکہ اگر یہودی شعراء نے اس مضمون کو قبل ازیں ادا نہ بھی کیا ہوتا مگر دوسری زبانوں کے شعراء نے یہ مضمون باندھا ہوتا۔ تو ابن گبیرال ہرگز کسی تعریف اور توصیف کا مستحق نہ تھا کیونکہ کوئی شاعر اس وجہ سے خاص طور پر قابل عزت اور لائق ستائش نہیں ہوسکتا۔ کہ اس نے کسی اور زبان کے شعر یا عبارت کو اپنی زبان میں ترجمہ کر دیا ہو۔ ڈاکٹر آئی ابراہام کا اس مصرعہ کو باقی تمام شعروں سے ایک ممتاز درجہ دینا اور ابن گبیرال کے مشہور کلام میں اس کو لاثانی خیال کرنا اور دنیا کی شاعری میں اس خیال کو اچھوتا اور نیا خیال قرار دینا اس بات کا ثبوت ہے کہ ڈاکٹر آئی ابراہام کے نزدیک اس سے پہلے کبھی کسی اور شخص نے خواہ وہ کوئی زبان بولنے والا ہو ایسا خیال ظاہر نہیں کیا ✢

جس قدر اس مصرع کی تعریف کیگئی ہے اور جس طرح یہ مصرع ابن گبیرال کی شہرت اور ناموری کے لئے نہایت ممد اور

معاون ہوا ہے۔ اسپر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ بلکہ ہمیں اس سے بہت خوشی حاصل ہوئی ہے کہ ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے بے ساختہ نکلا ہوا جملہ کو ایک یوروپین یہودی شاعر کی زبان اپنے الفاظ میں دُہرا رہی ہے اور وہی لوگ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام پر سے اپنی آنکھوں پر بے پرواہی یا تعصب کی عینک لگائے ہوئے گذر جاتے ہیں۔ آپ ہی کے فرمودہ کلام کے صرف ایک فقرے کا دوسری زبان میں اظہار کرنے کو ایک شخص کے دنیا میں مشہور کرنے کے لئے کافی سمجھتے ہیں۔ ہمیں یہ معلوم کرکے کس قدر خوشی اور راحت ہوتی ہے کہ وہی مصرعہ جسے ابن گبیرال کے مشہور شعروں میں سے لاثانی اور چوٹی کا مصرعہ کہا جاتا ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا کا ایک حصہ ہے اور وہ مسلمان جو کہ اپنے نبی کی دُعاؤں سے واقف ہیں۔ رات کو سوتے وقت خدا تعالیٰ کو مخاطب کرکے عرض کرتے ہیں۔ یعنی اللّٰھم اسلمت نفسی الیك ووجھت وجھی الیك وفوضت امری الیك والجات ظھری الیك رغبة ورھبة الیك لا ملجأ ولا منجا منك الا الیك اٰمنت بکتابك الذی انزلت ونبیك الذی ارسلت۔ کہ اے میرے رب میں اپنی جان کو تیرے سپرد کرتا ہوں۔ میں اپنی توجہ تیری طرف پھیرتا ہوں۔ میں اپنے سب امور تیرے حوالے کرتا ہوں۔ میں اپنے آپ کو تیری پناہ میں دیتا ہوں تیری نفع کی اُمید اور تیرے ہی عذاب کے ڈر سے تیرے عذاب سے بچنے کے لئے میرے لئے کوئی پناہ نہیں ہے اور نہ کوئی نجات کی جگہ ہے مگر تیرے ہی پاس ہے میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی اور تیرے نبی پر ایمان لایا جو تو نے بھیجا" اس دُعا میں جو جو لطیف مطالب بیان کئے گئے ہیں۔ اور جس مختصر طرز میں تمام حاجات اور ضروریات کے طلب کرنے اور ممکن سے ممکن عاجزانہ طریق کا اظہار کرنے کے علاوہ جس لطیف رنگ میں خدا تعالیٰ سے مدد چاہی گئی ہے اسکے بیان کرنے کا یہ موقع نہیں کیونکہ یہ ایک ایسا وسیع مضمون ہے کہ جس کا مختصر طور پر احاطہ کرنا نامکن ہے۔ اسلئے ہم اسوقت صرف یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اس لطیف دُعا میں سے لا ملجأ ولا منجا منك الا الیك کے فقرہ کو اپنی زبان میں ترجمہ کرنے کی وجہ سے ابن گبیرال کو وہ شہرت اور ناموری حاصل ہوئی کہ یہود کے شعراء میں سے اپنے خیالات کی پاکیزگی اور بلند پروازی کی وجہ سے فرد واحد مانا گیا اور آج اس کی وفات کے نو سو سال بعد بھی یورپ کا مشہور مؤرخ اس کے کلام میں سے جب ایک لطیف مصرع منتخب کرتا ہے تو وہ وہی ہے جسے ابن گبیرال کی پیدائش سے پانچسو برس پہلے ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں اور جس کی تلقین مسلمانوں کو کیگئی ہے۔ کہ رات کو سوتے وقت ہر روز پڑھا کریں۔

ہم افسوس سے اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام جب کسی فلاسفر یا شاعر کے ذریعہ یورپ کے داناؤں کے پاس پرکھنے کے لئے پہنچتا ہے تو وہ اس قول کے ایک ایک فقرہ کو دنیا بھر میں لاثانی اور بے مثال قرار دیتے ہیں اور اُس کی خوبصورتی اور حسن کو بیان کرتے کرتے انکے ہونٹ خشک ہو جاتے ہیں لیکن جب اسی کلام سے کسی شاعر یا فلاسفر کا جعلی پردہ اُتار کر اس کو اصل صورت میں پیش کیا جاتا ہے۔ تو ان کی آنکھیں چندھیا جاتی ہیں۔ انکے کان بہرے جاتے ہیں۔ انکے دل مُردہ ہو جاتے ہیں اُنکے دماغ نکمے ہو جاتے ہیں اور انکے لبوں پر مُہر لگ جاتی ہے اور وہ بلا کسی توجہ اور غور کرنیکے اس کی طرف سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ ابن گبیرال کے موںھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا کا ایک فقرہ نکلا ہوا سنکر یورپ ایسا جھوم رہا ہے کہ گویا اسکے ہاتھ ایک بیش بہا چیز آگئی ہے۔ لیکن کیا یورپ ہمیں اس ابن گبیرال کے فقرہ کے چہرہ سے عبرانی یا انگریزی زبان کے نقاب کو اُلٹنے کی اجازت دیگا تاکہ اُسے معلوم ہو جائے کہ یہ خیالات کی پاکیزگی اور بلند پروازی کسی شاعر یا فلاسفر کے دماغ کا نتیجہ نہیں ہے اور نہ کوئی فلاسفر یا شاعر ایسا دنیا میں ہوا ہے نہ ہے اور نہ ہوگا جو ان مطہر جذبات قلبی کے عکس کو زبان پر لانے کی اہلیت رکھتا ہو بلکہ یہ اس وجود پاک کی زبان فیض ترجمان سے نکلے ہوئے الفاظ ہیں جو خدا تعالیٰ کے حکم سے بولتا۔ اسی کے حکم سے چلتا۔ اسی کے حکم سے بیٹھتا۔ اُسی کے حکم سے کھاتا اور اُسی حکم سے پیتا اُسی کے حکم سے پہنتا۔ اُسی کے حکم سے اوڑھتا اُسی کے حکم سے سوتا۔ اُسی کے حکم سے جاگتا اور اسی کے حکم سے لوگوں سے مخاطب ہوتا تھا۔ کیا کوئی یوروپین مدبر ہے جو اس بات کا فیصلہ کرنے کے لئے تیار ہو کہ وہ ابن گبیرال جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مطہر اور متبرک خیال کا چربہ اُتارنے کی وجہ سے اس قدر شہرت اور ناموری حاصل کی ہے۔ وہ درحقیقت کس قدر عزت اور ناموری کا مستحق ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فقرہ کا لطافت اور عمدگی سے ترجمہ کرنے کے باعث ہم ابن گبیرال کو مبارکباد دے سکتے ہیں۔ لیکن ہم اس کو اس بات کا کبھی حقدار نہیں سمجھتے کہ دراصل یہ خیالات اسکے ہی اپنے دماغ سے نکلے ہوئے اور اسکے اپنے ہی قلب کا عکس ہیں ہمارے بیان کی تائید اور پختگی اس وقت اور زیادہ مضبوط ہو جاتی ہے جبکہ ہم موسیٰ بن عزرا کے الفاظ پر نظر ڈالتے ہیں جو لکھتا ہے کہ ابن گبیرال اسلامی شاعری کی نقل اُتارتا تھا تو جب اس کی خصوصیت ہی یہی تھی کہ وہ اسلامی خیالات اور جذبات کو اپنے اشعار میں ترتیب دیتا تھا تو یہ بہت ممکن ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات جو کہ اسلامی دنیا کی جان اور رُوح ہیں اسکے خیالات کی زینت اور پسندیدگی کا باعث ہوئی ہوں

اب جبکہ یورپ ابن گبیرال کے مُنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات کو سُن کر لٹو ہو رہا ہے۔ تو کیا اگر وہ انصاف اور عدل کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصل کلام کا مطالعہ کرتا تو اسے ان بے نظیر خوبی اور حُسن کے ماننے میں کچھ عذر ہو سکتا تھا جو کہ آپ کے ہر ایک کلمہ اور فقرہ میں پایا جاتا ہے۔ ڈاکٹر آئی ابراہام کا اس مصرع کی اسقدر تعریف کرنا ثابت کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کو یورپ کا نفرت کی نگاہ سے دیکھنا ایک منصفانہ نفرت نہیں ہے بلکہ جہل نسلی اور تعصب قومی ان کو اندھا کئے ہوئے ہے اور اس سے یہ بات بھی ظاہر ہوتی ہے کہ یورپ بلا غور و فکر اور مطالعہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ایک ناحق اور نہایت غیر منصفانہ فیصلہ دے رہا ہے۔ ورنہ آپ کا کلام اپنے اندر ایسی ایسی خوبیاں اور حُسن رکھتا ہے کہ جو کبھی ایک پردوں میں سے بھی پھوٹ پھوٹ کر باہر نکل آتا ہے اور اپنے گرفتگانِ دامن کو دنیا میں مشہور و معروف کر دیتا ہے ہم بڑے وثوق اور زور سے کہتے ہیں کہ اگر کوئی انسان غیر متعصب دل لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کا مطالعہ کرے تو خواہ وہ دوست ہو یا دشمن اس کو ضرور اس کی خوبیوں کا اقرار کرنا پڑیگا اور وہ اسکے اظہار کے لئے مجبور ہو جائے گا اگر کوئی اہل انصاف میں سے ہے تو آزما کر

حضرت صاحبزادہ اولوالعزم خلیفۃ المسیح والمھدی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف کے نوٹ

پارہ تیسواں - سُورۃ الاعلیٰ
بقیہ رکوع اوّل

لیکن خدائے تعالیٰ تو قرآن کی نسبت بھی جو آخری کتاب ہے فرماتا ہے کہ تم اسے بھلاؤ گے نہیں مگر دیکھو ہوگا وہی جو اللہ چاہیگا - اور اس طرح اس کے مٹانے پر بھی اپنی قدرت بیان فرماتا ہے - دوسرے اس کے یہ معنی ہیں - کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - کہ ہم تمھیں پڑھائینگے - تم نے اس کو بھلانا نہیں - اور گو یہاں الفاظ نفی کے ہیں لیکن نفی بمعنی نہی کے بھی ہو سکتے - نسئی کے معنی ترک کرنا بھی ہیں - یعنی ہم تمھیں کچھ پڑھائیں گے - پس تم اس کو ترک کرنا - اور سارے پر عمل کرنا - یہ نہ ہو - کہ کچھ اس میں سے چھوڑ دو - ہاں جو خدا نے اجازت دی اس کو چھوڑ دینا - نماز پڑھنے کا حکم ہے - لیکن بیماری یا سفر میں کم کرنے کی اجازت ہے - وضو کا حکم ہے - لیکن بیماری میں تیمم کرنے کی اجازت ہے - روزے رکھنے فرض ہیں لیکن بیماری یا سفر کی وجہ سے قضا کرنے کی اجازت ہے - تو اس کے یہ معنی ہیں - کہ اللہ تعالیٰ تم کو ایک تعلیم دیتا ہے - تم نے اس کو چھوڑنا نہیں - ہاں الا ماشاء اللہ مگر جو اللہ رخصت دے دے -

اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ۝ اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز کو جانتا ہے - وہ خفی اور جہر کا بڑا علم رکھتا ہے - وہ شریعت میں بعض رخصتیں دینی بھی ضروری سمجھتا ہے - کیونکہ وہ جانتا ہے - کہ لوگوں کو سفر - بیماریاں اور اور مشکلات بھی پیش آئیں گی -

وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى اس بات کو اور کھول کر بیان فرمادیا کہ ہم تجھ کو آسان شریعت کی طرف رہنمائی کریں گے - ایسی شریعت نہیں دینگے - جو کہ لوگ سمجھ نہ سکتے ہوں -

فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۝ پس جب ہم نے ایسی آسان شریعت کی طرف تمھاری رہنمائی کی ہے تو چاہیئے کہ تم اوروں کے سامنے اس کو پیش کرو - مسلمانوں کے لیئے یہ آیت ایک کوڑا ہے - ایک یہودی باوجود یہ ماننے کے کہ خدا تمام دنیا کا خدا ہے لیکن جب اسے کہا جائے کہ مجھے بھی اپنے مذہب میں شامل کر لو - تو کہتا ہے - کہ اسحٰق کی اولاد کے سوا اور کسی کو ہدایت نہیں ہو سکتی اور پھر اپنے مذہب کی سچائی کو دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے حالانکہ اسمیں بڑا اختلاف موجود ہے - ایک سناتن دھرمی یہ تو کہیگا - کہ کرشن جی ایسے تھے ایسے تھے اور ہمارا ہی مذہب سب سے سچا ہے - لیکن اسکو بھی کوئی کہے کہ کیا آپ مجھے اپنے مذہب میں داخل کر سکتے ہیں - تو وہ کہتا ہے - کہ ہندوستان کے اصلی باشندوں کی نسلوں کے سوا اور کوئی اس میں شامل نہیں ہو سکتا اور پھر وہ اس عقل سے بالا عقیدہ کو بڑی دلیری سے دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے - ایک عیسائی بڑی بے تکلفی اور آزادی سے کہتا ہے - کہ خدا تین ہیں پر تین نہیں وہ ایک ہی ہے - جسکو کوئی عقل - کوئی سمجھ تسلیم نہیں کر سکتی - مگر پھر بھی وہ بڑی دلیری سے یہ بات لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے - اگر اس بات کے متعلق خود اس سے بھی پوچھا جائے - کہ ایک تین اور تین ایک کو تم نے کیا سمجھا ہے - تو کہتا ہے - ... ... کہ یہ باریک بات ہے - ہر ایک کی سمجھ میں نہیں آسکتی پھر عیسائی کفارہ کا مسئلہ لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں اور ساری دنیا میں ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک منادی کرتے پھرتے ہیں - حالانکہ ان باتوں کو عقل سلیم تسلیم کرنے کے لیئے تیار نہیں ہے - پھر کیسے شرم کی بات ہے - اگر فذکر ان نفعت الذکرٰی کی آیت پر مسلمان عمل نہ کریں - اسلام وہ تعلیم پیش کرتا ہے - جو مشکل نہیں - اسلام اس تعلیم کی طرف بلاتا ہے - جو بودی نہیں - اسلام کی وہ تعلیم ہے - جس میں کسی قسم کا گند نہیں - تو پھر جب خدائے تعالیٰ نے ایسی تعلیم مسلمانوں کو دی ہے - تو انہیں کسی کے سامنے اس تعلیم کو پیش کرنے میں شرم کیوں آتی ہے - اور کیوں تمام دنیا میں اسکو پیش نہیں کرتے - اور جبکہ اس تعلیم نے یہ بھی ثابت کر دیا ہے - کہ جو اس پر چلتا ہے - وہ کامیاب اور بامراد ہو جاتا اور اس تعلیم سے بہت فائدے ہو چکے ہیں - تو اور کونسی وجہ ہے - جو کہ اس تعلیم کو پیش کرنے میں مانع ہے - ان کے معنی قد کے بھی ہیں - یعنی نصیحت سے بہت فائدے ہو چکے ہیں -

سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۝ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۝ الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ۝ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۝ جو لوگ خدا کا خوف دل میں رکھتے ہیں وہ تو اس سے نصیحت حاصل کر ہی لینگے - ہاں وہ لوگ جو شقاوت کی حد کو پہنچ گئے - وہ اس سے الگ ہو جائیں گے ایسے شخص کہ جنپر انکے اعمال کی خرابی کی وجہ سے فیصلہ ہو چکا ہو کہ وہ بہت بڑی آگ میں ڈالے جائیں گے جہاں انکی ایسی حالت ہوگی کہ نہ مرینگے نہ جیئیں گے - بہت لوگ دنیا میں ایسی بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں - کہ دس دس اور پندرہ پندرہ سال انکی بیماری طول کھینچتی ہے - وہ نہ مرتے ہیں نہ جیتے ہیں - پس ایسے عذاب اس دنیا میں بھی موجود ہیں -

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝ ہاں وہ انسان کامیاب ہو گیا - جو کہ پاک ہو گیا - اور جس نے اپنے رب کا نام بیان کیا - پھر اس کے احکام کے مطابق عمل کیا - یہ دلیل دہریت کے مقابلہ میں ہے - وہ کہتے ہیں کہ خدا نہیں ہے لیکن اگر خدا نہیں ہے - تو پھر خدا کو ماننے والے لوگ ہمیشہ کیوں انپر جو خدا کو

نہیں ماننے غالب اور کامیاب رہتے ہیں - جس قدر تاریخ کا مطالعہ کیا جائے - یہ دلیل اتنی ہی کھلتی جاتی ہے - اور ثابت ہو جاتا ہے - کہ کبھی دہریوں کو خدا کے ماننے والوں پر غلبہ نہیں ہُوا -

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ } بلکہ تم لوگ دنیا کی زندگی کو اختیار کرتے ہو یعنی قرآن کی تعلیم تو ایسی نہیں کہ کوئی اس کا انکار کرے - ہاں جو قرآن کریم کو نہیں مانتا - وہ دنیا کی وجہ سے ہی نہیں مانتا - کفار جو قرآن کا انکار کرتے ہیں - تو اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ دنیا چاہتے ہیں -

وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝ } لیکن آخرت ہی بہت بہتر ہے - اور وہی ہمیشہ رہنے والی ہے -

اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۝ } یہ وہی باتیں ہیں جو پہلے صحیفوں میں ہیں -

صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ۝ } یہ وہی تعلیم ہے جو ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں تھی - ابراہیمؑ نے بھی یہی کہا تھا - کہ "دین کو دنیا پر مقدم کرو" اور موسیٰؑ نے بھی یہی کہا تھا کہ "دین کو دنیا پر مقدم کرو" ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی کہا اور پھر آپ کے غلام مسیح موعود علیہ السلام نے بھی وہی کہا -

Digitized by Khilafat Library

سُورۃ الغاشیہ رکوع اوّل

مورخہ ۱۴ جون ۱۹۱۴ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

دنیا میں بڑی بھاری بلاؤں میں سے ایک بلا غفلت بھی ہے - غافل انسان کچھ نہیں جانتا - کہ میں کدھر جا رہا ہوں - اس لیئے غفلت اور جہالت کی وجہ سے وہ گڑھے میں گر پڑتا ہے - غفلت کسی رنگ سے ہو خواہ کوئی سستی یا جہالت کی وجہ سے غافل ہو خواہ کوئی بسبب کبر اور غرور کے غافل ہو - خواہ کوئی بسبب خود پسندی اور عجب کے غافل ہو غرضکہ کسی وجہ سے ہوشیاری چستی اور چالاکی چھوڑی جائے اس کا نتیجہ بہت بُرا بھگتنا پڑتا ہے - مومن کبھی سست نہیں ہوتا - ہمیشہ اپنے کام میں ہوشیار اور چالاک ہوتا ہے - اور وہ خوب جانتا ہے - کہ جو کچھ میں کر رہا ہوں - اس کا نتیجہ کیا ہوگا - اس لیئے اللہ تعالیٰ اسکو ہدایت کرتا ہے - خدائے تعالیٰ نے مومن کی کیا حیثیت رکھی ہے - مومن ہر روز پانچ وقت نمازیں پڑھتا ہے - اور ہر نماز میں کئی بار اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم پڑھتا ہے - دنیا میں قسم قسم کی ضروریات - قسم قسم کے لوگوں سے معاملات - طرح طرح کے مشکلات اور ہزارہا قسم کے لالچ ہیں - لیکن پھر بھی مومن ان سب کو چھوڑ کر خدائے تعالیٰ کے حضور گرتا ہے - اور کہتا ہے - کہ یا الٰہی مجھے تو کوئی پتہ نہیں - آپ ہی میری ہدایت کریو - پھر اللہ تعالیٰ اسکی مدد کرتا ہے - اور ہر قسم کے ابتلاؤں سے بچا لیتا ہے - پس مومن کو چاہیئے کہ ہر وقت ہوشیار رہے - اور ہر قدم اُٹھانے سے پہلے آگے سے ٹٹول لے - کہ کیا جدھر میں جا رہا ہوں - ادھر کوئی گڑھا تو نہیں - جب اسے اطمینان ہو جائے - تب آگے قدم بڑھائے -

آج رات میں نے رؤیا میں دیکھا - کہ میں کہیں جا رہا ہوں - اور بھی بہت لوگ میرے ساتھ ہیں - لیکن میں ایسا تیز چل رہا ہوں - کہ باقی سب لوگ میرے پیچھے رہ گئے ہیں - میں ایک اونچی جگہ پر چڑھ رہا ہوں - اور ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ سیر کے لیئے جا رہا ہوں - راستہ میں بارش شروع ہو گئی ہے - اسلیئے میں نے واپس لوٹنے کا قصد کیا ہے تو ایک دوست اسوقت پاس پہنچکر کہتا ہے - کہ آپ اب لوٹنے لگے ہیں - اس سے پہلے ہی لوٹ جاتے - تو میں نے اسکو کہا - کہ میں تو اس سے بھی آگے جایا کرتا ہوں - وہ مقام جہاں ہم جا کر بیٹھنا چاہتے ہیں - پاس ہی ہے - مگر اسکی سیڑھیاں بڑی خطرناک ہیں - ہمارے قریب ہی ایک آدمی ہے - جو خدائے تعالیٰ نے مجھے اندھا دکھایا ہے - وہ سوٹی پکڑے ہوئے ہے - اور اسکے پاس ہی ایک غار ہے - میں اسکو یہ کہتا رہا - کہ بچ کر چلیو - بچ کر چلیو - لیکن وہ میرے کہتے کہتے ہی غار میں گر پڑا ہے - اور وہیں مر گیا ہے - اور کچھ لوگ اسکی لاش اُٹھا کر لے گئے ہیں - اور پھر ہم سب صحیح و سلامت واپس لوٹ آئے ہیں - اس شخص کی تباہی بھی غفلت کا نتیجہ تھی -

غرضکہ جو شخص غافل ہوتا ہے - اور کسی کی بات نہیں سُنتا - اس کا انجام بہت بُرا ہوتا ہے - دنیا میں بہت لوگ آنکھوں والے ہوتے ہیں - مگر حقیقت میں وہ اندھے ہوتے ہیں - وہ سمجھتے ہیں - کہ ہم سیدھے راہ پر چل رہے ہیں - لیکن اصل میں وہ سیدھے راستہ پر نہیں چلتے - بلکہ گڑھے کی طرف جا رہے ہوتے ہیں - جسمیں گر کر تباہ ہو جاتے ہیں - بہت لوگ اندھے ہوتے ہیں - لیکن ان کو خدائے تعالیٰ بینائی عطا فرما دیتا ہے جیسے عَبَسَ وَتَوَلّٰی میں خدائے تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے - تو بعض سوجاکھے ایسی حالت میں ہوتے ہیں - کہ ان پر رونا آتا ہے کیونکہ انکی آنکھیں تو نورانی ہوتی ہیں - مگر اندر بینائی نہیں ہوتی - بظاہر تو وہ بڑی ہوشیاری اور احتیاط سے چلتے معلوم ہوتے ہیں - مگر عمیق گڑھوں میں جا رہے ہوتے ہیں - کوششیں کرتے ہیں - مگر ان کو نیک نتیجہ حاصل نہیں ہوتا - محنتیں کرتے ہیں - مگر مفید پھل نہیں پا سکتے - دنیا کے سمندر میں تیرنے کے لیئے بہت ہاتھ پاؤں مارتے ہیں - مگر تیر نہیں سکتے بلکہ ڈوبتے ہیں -

مومن کو ہر وقت ہوشیاری سے قدم اُٹھانا چاہیئے - اور جس طرح ایک نابینا سوٹی سے اپنے آگے کی اونچ نیچ ٹٹول لیتا ہے - اسی طرح مومن کو ہر قدم رکھنے سے پہلے فہم - فراست - عقل اور سمجھ کے عصا سے ٹٹول لینا چاہیئے - کہ آگے کوئی گڑھا تو نہیں - یا کوئی ایسی چیز تو نہیں - جس سے ٹھوکر لگے گی -